اللہ پاک کی رِضا
سب سے بڑی چیز ہے

13-July-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ

قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (2) **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنت میں لے جانے والے 3 اعمال

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک دِن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یَا اَبَا سَعِیْدٍ ثَلَاثَۃٌ مَنْ قَالَھُنَّ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی اے ابو سعید! تین چیزوں کا جو اقرار کرے، وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! وہ تین چیزیں کونسی ہیں؟ فرمایا: مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَ

1...جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580۔

2...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

www.dawateislami.net

بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، (1): یعنی جو اللہ پاک کے رَبّ ہونے، (2): اسلام کے دین ہونے اور (3): مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے رسول ہونے پر راضی ہو جائے۔ (1)

ایک حدیثِ پاک میں وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ کے الفاظ ہیں، یعنی جو بندہ اللہ پاک کے رَب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کے رسول ہونے پر راضی ہو جائے، اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

ایمان کی حلاوت نصیب ہو جاتی ہے

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چچا جان، حضرت عبّاس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولوں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا یعنی جو اللہ پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس نے ایمان کی حلاوت کو پالیا۔ (3)

علماء فرماتے ہیں: جس طرح ہماری زبان میں چکھنے اور ذائقہ محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے، اسی طرح ہمارے دِل میں بھی رُوحانیات (مثلاً عبادات وغیرہ) کا ذائقہ محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ ❁ ہم اپنی زبان پر کوئی چیز رکھیں تو ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ یہ چیز میٹھی ہے یا کڑوی ہے، ٹھنڈی ہے یا گرم ہے۔ ❁ اسی طرح جب ہم

323

1…مسند احمد، جلد: 4، صفحہ: 29، حدیث: 11102۔

2…مسلم، باب بیان ما اعدہ اللہ، صفحہ: 753، حدیث: 1884۔

3…ترمذی، کتاب الایمان، صفحہ: 618، حدیث: 2623۔

نماز پڑھتے ہیں تو ہمارا دِل نماز کا لُطف محسوس کرتا ہے ۞ جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو دِل روزے کا لُطف محسوس کرتا ہے ۞ ہم تلاوت کریں ۞ ذِکر واَذکار کریں ۞ نیکی کی دعوت دیں ۞ نعت شریف پڑھیں ۞ عِلْمِ دین سیکھیں، غرض کوئی بھی نیکی کریں، ہمارے دِل میں ان چیزوں کا لُطف محسوس کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے مگر جس طرح بعض اوقات جب ہم بیمار ہو جائیں، بُخار آجائے تو ہمارے منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے، ہر چیز کڑوی محسوس ہونے لگتی ہے، اسی طرح جب دِل بیمار ہو، دِل پر غفلت کے پردے پڑے ہوں، دِل گُناہ کر کر کے سیاہ ہو جائے، تکبر، خود پسندی، حُبِّ دُنیا، حُبِّ مال وغیرہ باطنی بیماریاں دِل میں ڈیرہ ڈال لیں تو ہمارا دِل بھی بیمار ہو جاتا ہے، پھر نہ نمازوں میں لُطف ملتا ہے، نہ روزے رکھنے کا سُرُور آتا ہے، نیکیوں میں دِل نہیں لگتا، یہاں تک کہ دِل سے ایمان کا نُور اور اس کا لُطف نکل جاتا ہے، جس کی ایسی حالت ہو، اس پر لازِم ہے کہ وہ اپنے دِل کا علاج کرے اور اس عِلاج کا طریقہ کیا ہے؟ ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طریقہ ہمیں یہ اِرشاد فرمایا ہے کہ بندہ اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر، اسلام کے دِین ہونے پر اور مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر سچے دِل سے راضی ہو جائے، اس کی برکت سے گُناہوں کی سیاہی دُور ہو گی، دِل صاف ہو جائے گا اور اسے ایمان کی نورانیت محسوس ہونے لگے گی۔ (1)

شیخِ مُحقِّق، علّامہ عبد الحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو بندہ ان تین باتوں (یعنی اللہ پاک کے رَبّ ہونے، اسلام کے دِین ہونے اور مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے) پر تہِ

323

1...لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، جلد: 1، صفحہ: 78-79، تحت الحدیث: 9 خلاصۃً۔

دِل سے راضی نہیں ہوتا، وہ ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ پاتا، اس کے پاس بظاہِر ایمان تو ہے مگر اِیْمان کی رُوح اسے حاصِل نہیں ہوتی۔ (1)

رِضا کے تین درجات کی وضاحت

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک میرا رَبّ ہے اس پر راضی ہو جانے کا کیا معنیٰ ہے؟ اس تعلق سے عُلمائے کرام نے **رِضا** کے تین درجات بیان فرمائے ہیں:

رِضا کا پہلا درجہ

علّامہ قُرطبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ میرا رَبّ ہے** اس پر راضی ہو جانے کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کے سِوا کسی کو بھی اپنا رَبّ تسلیم نہ کرے، یعنی اللہ پاک کے عِلاوہ تمام وہ چیزیں جنہیں مشرکین اپنا رَبّ مانتے ہیں، بندہ ان سب کا انکار کر کے سچّے دِل سے یہ اقرار کر لے کہ اللہ ایک ہے، اس کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی میرا رَبّ ہے، وہی مجھے رِزْق دیتا ہے، وہی مجھے پالتا ہے، اسی نے مجھے سانسیں عطا کیں، وہی مجھے زِندگی بخشنے والا ہے، اس کے سِوا نہ کوئی رَبّ تھا، نہ ہے، نہ کوئی ہو گا۔ (2)

رِضا کا یہ درجہ ہمارے اِیْمان کی بنیاد ہے، اس کے بغیر کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

رِضا کا دوسرا درجہ

اللہ پاک میرا رَبّ ہے اس پر راضی ہو جانے کا ایک دوسرا درجہ ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رِضا یہ ہے کہ

1...لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، جلد:1، صفحہ:78، تحت الحدیث:9۔

2...المفھم لما اشکل من تلخیص مسلم، جلد:1، صفحہ:210 ماخوذاً۔

منع و عطا دونوں حالتوں میں دِل کی کیفیت یکساں رہے۔[1]

یعنی اللہ پاک نعمت عطا فرمائے، تب بھی دِل مطمئن ہو اور اللہ پاک کی طرف سے آزمائش آئے تو اس پر بھی دِل مطمئن ہی رہے، اسے کہتے ہیں: اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضِی ہو جانا۔

اللہ پاک سے راضِی ہو جانا کسے کہتے ہیں؟

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا اللہ پاک کی ولیہ، بہت نیک اور عبادت گزار تھیں، ایک روز آپ تشریف فرما تھیں، آپ کے سامنے ایک شخص نے دُعا کی: یا اللہ پاک! مجھ سے راضی ہو جا۔

یہ دُعا مانگنا بالکل جائز ہے، عموماً یہ دُعا مانگی بھی جاتی ہے مگر اولیائے کاملین کے اپنے نِرالے انداز ہیں، چنانچہ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا نے جب اس شخص کی زبان سے یہ دُعا سُنی تو فرمایا: اے شخص! تجھے شرم نہیں آتی...؟ اللہ پاک سے اُس کی رضا مانگتے ہو جبکہ تم خود اس سے راضی نہیں ہو۔

قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے عرض کیا: بندہ اللہ پاک سے راضی ہو جائے اس کا کیا معنٰی ہے؟ فرمایا: جب تمہیں مصیبت پر بھی یونہی خوشی ہو جیسی نعمت ملنے پر ہوتی ہے، تب کہا جائے گا کہ تم اللہ پاک سے راضی ہو۔[2]

مثال کے طور پر ہمیں کوئی شخص آکر کہے: تمہاری ایک کروڑ روپے کی لاٹری نکلی ہے

1...کشف المحجوب، صفحہ: 255۔
2...احیاء العلوم، جلد: 5، صفحہ: 166 بتغیر قلیل۔

www.dawateislami.net

تو ہمارے دِل کی حالت کیا ہو گی؟ ہم خوشی سے جھوم اُٹھیں گے، دِل مچل جائے گا، چہرہ جگمگا اُٹھے گا، شاید ایسا لگے کہ جیسے مَیں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بر خلاف اگر کوئی آکر کہے: تمہاری دُکان میں آگ لگ گئی اور سارا سامان جل گیا ہے، اب ہمارے دِل کی حالت کیا ہو گی؟ دِل غم میں ڈُوب جائے گا، چہرے پر پریشانی کے آثار ہوں گے، ہو سکتا ہے ہائے **مَیں لُٹ گیا، برباد ہو گیا** کہہ کر واویلا بھی کرنے لگیں۔

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بندہ مال و دولت ملنے پر خوش ہوتا ہے، اسی طرح مال ضائع ہو جانے کی خبر سن کر بھی خوش ہی ہو، تب اسے کہا جائے گا کہ یہ اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہے۔

اچھی، بُری تقدیر اللہ پاک کی طرف سے ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے، ہم بچپن سے پڑھتے، سُنتے آرہے ہیں: وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللہِ تَعَالٰی ہر اچھی، بُری تقدیر اللہ پاک کی طرف سے ہے، ہمیں نعمت ملے ❁ یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ کوئی آزمائش آئے، یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ مال مِلا، یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ غُربت آئی، یہ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ صِحَّت اللہ پاک کی طرف سے ہے ❁ بیماری بھی اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے، غرض ہر اچھی اور بُری تقدیر اللہ پاک ہی کی طرف سے ہے، لہٰذا جب بندہ یہ اقرار کر چُکا کہ میں اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہوں تو اُسے چاہئے کہ اللہ پاک کے ہر فیصلے پر راضی ہی رہے، اگر نعمت ملنے پر خوش ہوتا ہے تو چاہئے کہ آزمائش آنے پر بھی

خُوشی ہی ہو، اللہ پاک کے کسی فیصلے پر بھی دِل میلا نہ کرے، نہ زبان پر شکوہ لائے۔
ہاں! اللہ پاک سے دُنیا اور آخرت میں خیر و عافیت کی دُعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں! اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡآخِرَۃِ (اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور ہر بُرائی سے عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔

بیٹے کی وَفات پر مسکرا دیئے...!

حضرت فُضَیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ بہت بڑے ولیٔ کامِل ہیں، لوگوں نے آپ کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا تھا، خوفِ خُدا، قبر و آخرت، حساب کتاب، پُل صراط اور جہنّم کے عذابات وغیرہ میں غور و فِکر کرتے رہتے تھے۔

حضرت فُضَیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کے ایک بیٹے ہیں: حضرت علی بن فُضَیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ ۔یہ بھی بہت نیک، متقی، پرہیز گار، خوفِ خُدا والے اور والدَین کے بہت فرمانبردار تھے، حضرت علی بن فُضَیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کے متعلق منقول ہے آپ سورۂ زِلۡزَال مکمل نہیں پڑھ پاتے تھے، سورۂ زِلۡزَال میں قیامت کی ہولناکیوں کا بیان ہے، اس لئے جب بھی آپ سورۂ زِلۡزَال پڑھتے یا سُنتے تو خوفِ خُدا کے سبب غَش کھا کر گر جاتے تھے۔ ایسے خوفِ خُدا والے تھے۔

حضرت علی بن فُضَیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ ابھی نوجوان ہی تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا، ہر صاحِبِ اولاد سمجھ سکتا ہے کہ جوان بیٹے کی موت کیسی دردناک ہوتی ہے مگر قربان جائیے! حضرت فُضَیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کو جب یہ خبر دی گئی کہ آپ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے تو آپ روئے نہیں، واویلا نہیں کیا بلکہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ لوگوں کو

بہت تعجب ہوا، پوچھا: عالی جاہ! عجیب معاملہ ہے، عام طَور پر آپ مسکراتے نہیں ہیں، آج جوان بیٹے کا انتقال ہوا ہے، اب غمگین ہونے کا موقع ہے، آنسو بہانے کا موقع ہے اور آپ مسکرا رہے ہیں، حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے بہت خوبصورت جواب دیا، فرمایا: **اللہ پاک کی رضا یہی تھی، لہٰذا میں اُس کی رِضا میں راضِی ہوں۔**(1)

اللہ اکبر! اسے کہتے ہیں: اللہ پاک کے رَبّ ہونے پر راضی ہو جانا، اللہ میرا رَبّ ہے، وہ میرے متعلق جو فیصلہ فرمائے، مجھے قبول ہے، دل و جان سے قبول ہے، خوش دِلی سے قبول ہے۔ آہ! افسوس! ہمارا حال بالکل اُلٹ ہے، ہمارے ہاں تو ایک گلاس ٹوٹ جائے تو ہم غُصّے سے لال پیلے ہو جاتے ہیں، اچانک بجلی بند ہو جائے تو بُڑ بُڑانے لگتے ہیں، گاڑی پنکچر ہو جائے تو ہم سے برداشت نہیں ہوتا، سردی زیادہ ہو جائے، گرمی زیادہ ہو جائے، معمولی سا بخار آ جائے، صِرف ایک دِن دُکان کی آمدن کم ہو جائے، تنخواہ (*Salary*) لیٹ ہو جائے تو ہمارے دِل میں وسوسے آنے لگتے ہیں، زبان پر شکوے آ جاتے ہیں۔

اللہ! اللہ! وہ کیسے عظیم لوگ تھے، جَوان، نہایت متقی اور فرمانبردار بیٹے کا انتقال ہوا اَور حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ مسکرا رہے ہیں، کیوں...؟ کیونکہ رَبّ کی رضا یہی تھی۔

رضا کا تیسرا دَرجہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک میرا رَبّ ہے اس پر راضی رہنے کا ایک تیسرا دَرجہ بھی ہے اور یہ وہ درجہ ہے کہ ہر مسلمان کو کم از کم اس درجے پر لازمی ہونا چاہئے۔ یہ درجہ

323

1 ...تذکرۃ الاولیا، صفحہ:68 خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

کیا ہے؟ حضرت ابو علی دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رِضا یہ نہیں ہے کہ بندے کو تکلیف محسوس ہی نہ ہو بلکہ رِضا یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک سے شکوہ نہ کرے۔(1)

تکلیف پہنچی، مصیبت آئی، کہیں چوٹ لگ گئی، کسی عزیز کا انتقال ہو گیا، غُربت آگئی، بیماری آگئی، یہ چیزیں محسوس ہوں، دِل غمگین ہو جائے، آنکھ سے آنسو نکل آئیں، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ ضروری ہے کہ دِل میں وسوسے آئیں تو اس پر توجہ نہ دیں، زبان پر شکوے نہ لائیں بلکہ بندہ دِل سے اللہ پاک کے فیصلے پر راضی رہے۔ حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْاِعْتِرَاضُ عَلَی الْحَقِّ مَوْتُ الدِّیْنِ وَمَوْتُ التَّوْحِیْدِ وَمَوْتُ التَّوَکُّل یعنی اللہ پاک پر اعتراض کرنا دِین کی بھی موت ہے، توحید کی بھی موت ہے اور توکُّل کی بھی موت ہے۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک پر اعتراض کرنا قَطعی کُفر ہے اور مُعتَرِض کافِر و مُرتَد ہے، اللہ پاک پر اِعتراض سے بچنے کا شریعت میں حکم ہے اور ہر مسلمان کا حکمِ شریعت کے آگے سرِ تسلیم خم ہے۔ اللہ پاک خالِق و مالِک ہے، اُسی کے پیدا کردہ بندے کا اُس پر اعتراض کرنا اُس کی شدید ترین توہین ہے۔ مَعاذَ اللہ اگر اعتراض کی اجازت دے دی جائے تو پھر جس کی سمجھ میں جو کچھ آئے گا وہ کہتا پھرے گا مَثَلاً اللہ پاک نے فُلاں کام کیوں کیا؟ فُلاں کام کیوں نہیں کیا؟ اِس کو یوں نہیں، یوں کرنا چاہئے تھا وغیرہ وغیرہ۔

اگر عَقلاً بھی دیکھا جائے تو اعِتراض کرنا غلط ہی ہے کیوں کہ اعِتراض اُس پر قائم ہوتا

1…رسالہ قشیریہ، رضا کابیان، صفحہ: 358 بتغیر قلیل۔

2…الفتح الربانی، مجلس اول، صفحہ: 9-10۔

ہے جس میں کوئی خامی ہو یا جو غلطیاں یا غَلَط فیصلے وغیرہ کرتا ہو جبکہ ربِّ کائنات کی ذات ہر طرح کی خامی و خطا سے پاک ہے۔ ہاں! یہ بات جُدا ہے کہ ناقصُ العقل بندہ بعض باتوں کی مصلحتیں نہ سمجھ پائے۔ بَہَر حال مسلمان کو چاہئے کہ اللہ پاک کے ہر کام کو مَبنی بر حکمت ہی یقین کرے خواہ اس کی اپنی عقل میں آئے یا نہ آئے۔ زَبان پر آنا کُجا دل میں بھی اعتِراض کو جگہ نہ دے۔ (1)

رِضا کیوں ضروری ہے؟

اے عاشقانِ رسول! ہم بندے ہیں اور بندے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے رَبِّ کریم کے فیصلے پر اعتراض کرے، اللہ پاک ہمارا ربّ ہے، اسی نے ہمیں پیدا فرمایا، اسی نے ہمیں زِندگی بخشی، وہی ہمیں رِزْق عطا فرماتا ہے، اسی نے ہمارے لئے زمین کا فرش بچھایا، اسی نے ہمارے لئے نیلے آسمان کی چھت بنائی، ہر طرح کی نعمتیں ہمیں وہی عطا فرماتا ہے، وہی ہمارا خالِق ہے، وہی ہمارا مالِک ہے، ہم تو بندے ہیں اور بندے کا یہی حق ہے کہ اپنے رَبّ کے فیصلے پر راضی رہیں۔ اَصْل میں دیکھا جائے تو اعتراض اللہ پاک کے فیصلے پر نہیں بلکہ ہماری اُن خواہشات پر بنتا ہے جو اللہ پاک کی مرضی سے ہٹ کر ہیں، مثلاً اللہ پاک نے مجھے غریب رکھا، اس کے باوُجود میرے دِل میں امیر ہونے کی خواہش ہے تو چاہئے کہ میں اپنی اس خواہش کو بُرا کہوں، آخر ایک بندے کے دِل میں ایسی خواہش ہی کیوں رہے جو اس کے رَبّ کی مرضی کے خِلاف ہے؟ امام قشیری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تقدیر سے جو کچھ ظاہِر ہو، اس کے سامنے اپنے اختیارات کو چھوڑ دینا، اسے عُبُودِیَّت (یعنی بندگی) کہا جاتا

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ: 141- 142۔

www.dawateislami.net

ہے۔[1] حضرت رُوَیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر بندے کے سیدھے ہاتھ پر پُوری جہنّم رکھ دی جائے تو (اس پر اعتراض کرنا تو دُور کی بات، اسے چاہئے کہ) یہ بھی نہ کہے کہ یا اللہ پاک! اسے اُلٹے ہاتھ پر رکھ دے۔[2]

ایک حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میں ہی اللہ ہوں، میرے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پَس جو میری (دی ہوئی) مصیبت پر صبر نہ کرے، میری نعمتوں کا شکر ادا نہ کرے اور میری تقدیر پر راضی نہ ہو، اسے چاہئے کہ میرے سِوا کوئی اَور رَبّ تلاش کرلے۔[3]

اَلْاَمَان وَالْحفیظ! **پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھئے! کیسا جھنجھوڑنے والا کلام ہے، جو بندہ اللہ پاک کی تقدیر پر، اس کے فیصلوں پر راضی نہیں رہتا، اسے گویا دُھتکارا جارہا ہے، اسے بتایا جارہا ہے کہ وہ بندہ کہلانے کا حق دار ہی نہیں ہے۔ اَصْل میں بندہ تو وہی ہے جو رَبِّ کریم کے فیصلوں پر راضی رہتا ہے۔

بندہ ہونا کسے کہتے ہیں؟

پہلے دَور میں غُلام باقاعدہ بازار میں فروخت ہوتے تھے، ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن اَدْھَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک غُلام کی ضرورت پیش آئی، آپ بازار تشریف لے گئے، ایک غُلام خریدا اور گھر لے آئے، آپ نے اُس غلام سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ غُلام نے کہا:

323

1...رسالہ قشیریہ، عبودیت کا بیان، صفحہ:364بتغیر قلیل۔

2...رسالہ قشیریہ، رضا کا بیان، صفحہ:360۔

3...معجم کبیر، جلد:22، صفحہ:321، حدیث:807بتغیر۔

جس نام سے آپ پُکاریں، وہی میرا نام ہو گا، آپ نے پوچھا: تم کیا کھانے کے عادِی ہو؟ غُلام نے کہا: جو آپ کھلا دیں گے، کھالوں گا، پھر پوچھا: کوئی خواہش ہو تو بتاؤ! غُلام بولا: جو آپ کی خواہش ہے، وہی میری خواہش ہے۔ میں تو غُلام ہوں اور غُلام کو ان چیزیں سے تعلق نہیں ہوا کرتا۔ اس پر حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سوچنے لگے: کاش! میں بھی اللہ پاک کا ایسا ہی اطاعت گزار ہوتا تو کتنا بہتر تھا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! اسے کہتے ہیں، بندہ (یعنی غُلام) ہونا، بندہ ہوتا ہی وہ ہے جس کی اپنی کوئی خواہش نہ ہو، جس کی اپنی کوئی مرضی نہ ہو، بندہ ہمیشہ اپنے مالِک کی مرضی پر چلتا ہے، اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ غربت آئے، پریشانی آئے، مصیبت آئے، کچھ بھی ہو، ہم اللہ پاک کے فیصلے پر مطمئن رہیں، کبھی بھی شکوہ شکایت زبان پر نہ لائیں۔

اللہ پاک جس حال میں رکھے، وہی بہتر ہے

امام شَعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: بندے کے لئے شانِ بندگی یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اللہ پاک سے راضی ہی رہے، کسی معاملے میں بھی دِل میلا نہ ہونے دے، جو کچھ عطا کیا گیا، اس سے زیادہ کی خواہش نہ کرے، اس لئے کہ اللہ پاک ہم سے زیادہ ہماری بھلائی کو جاننے والا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠(۲۱۶)	ترجَمہ کنزُالایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور

1 ... تذکرۃ الاولیا، حضرت ابراہیم ادھم، صفحہ: 78۔

www.dawateislami.net

وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔	(پارہ:2، سورۂ بقرہ:216)

امام شعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا اللہ پاک نے جو کچھ عطا فرمایا ہے، جس حال میں رکھا ہے، اگر بندہ اس کے عِلاوہ کچھ اور طلب کرے تو وہ گویا اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ اللہ پاک سے بڑھ کر عِلْم رکھنے والا ہے اور بندے کے جاہِل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔[1]

اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! اگر ہم اللہ پاک کی رِضا میں راضی نہیں رہتے، جو کچھ اللہ پاک نے عطا فرمایا، اُس پر راضی نہیں ہوتے، جس حال میں اللہ پاک نے رکھا ہے، اس حال میں خوش نہیں ہوتے تو دیکھئے! بات کتنی دُور تک پہنچتی ہے، یہ گویا اس بات کا دعویٰ ہے کہ بندہ اللہ پاک سے بڑھ کر عِلْم رکھتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، اللہ پاک کا ہی عِلْم کامِل ہے، کوئی بھی اُس سے بڑھ کر عِلْم والا نہیں ہے، اس نے اپنے عِلْمِ ازلی سے جانا اور جو ہمارے حق میں بہتر تھا، وہی کچھ عطا فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر حال میں اللہ پاک کی رِضا میں راضی ہی رہیں۔

پاؤں پر چوٹ کیوں لگی...؟

حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق منقول ہے، آپ نے ایک دِن اپنے بیٹے سے فرمایا: تمہیں جو بھی مُعاملہ درپیش ہو، تمہیں اچھا لگے یا بُرا، اپنے دِل میں یہی رکھو کہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ بیٹے نے عرض کیا: ابا جان! یہ بات ذرا وضاحت سے سمجھایئے!

1...انوار القدسیہ فی بیان آداب العبودیہ، صفحہ:30۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہر بات میرے حق میں بہتر ہی ہو؟ حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک بستی میں اللہ پاک کے ایک نبی علیہ السَّلام تشریف فرما ہیں، آؤ! اُن کی خِدْمت میں حاضِر ہوں، وہ ہمیں زیادہ بہتر انداز میں سمجھائیں گے۔ چنانچہ دونوں (باپ، بیٹے) نے سامانِ سَفَر لیا، دو جانوروں پر سُوار ہوئے اور عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے چل پڑے، گرمی شدید تھی، سَفَر لمبا تھا، راستے میں کھانا اور پانی ختم ہو گیا، دونوں باپ بیٹے کو تھکاوٹ بھی ہو گئی، جانور بھی تھک گئے، اب یہ دونوں حضرات جانوروں سے اُترے اور پیدل چلنے لگے، چلتے چلتے کافِی دُور جا کر حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہ علیہ کو دُور کہیں سے دُھواں اُٹھتا ہوا دِکھائی دِیا، کچھ ڈھارس بندھی کہ آبادی قریب ہی ہے مگر ساتھ ہی ایک مشکل بھی کھڑی ہو گئی، کوئی نوکیلی ہڈی تھی، وہ آپ کے بیٹے کے پاؤں میں لگی اور آر پار ہو گئی، خُون بہنے لگا، کئی دِن کے مُسَافِر، شدید گرمی، پانی بھی نہیں ہے، کھانا بھی نہیں ہے، ایسی حالت میں خون نکلا تو حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہ علیہ کا شہزادہ غَش کھا کر زمین پر گِرا اور بے ہوش ہو گیا، بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہ علیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، آپ نے بڑی مشکل سے وہ ہڈی پاؤں سے نکالی، پٹی باندھی، کچھ اِفاقہ ہوا تو بیٹے کو ہوش آ گیا، اب آپ کے بیٹے نے عرض کیا: اَبّا جان! ہم مُسَافِر ہیں، شدید گرمی ہے، پانی ختم ہو چکا ہے، اس حالت میں مجھے چوٹ بھی لگ گئی، نہ ہم آگے چلنے کے لائق ہیں، نہ واپس پلٹ سکتے ہیں، ہمارا کوئی پُرسانِ حال بھی نہیں ہے، بتائیے! یہ سب کچھ میرے لئے بہتر کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہ علیہ نے فرمایا: بیٹا! یہ جو مصیبت ہمیں پہنچی ہے، ہو سکتا ہے اس کے ذریعے کوئی بڑی مصیبت ہم سے ٹال دی گئی ہو۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہیں تھیں کہ

حضرت لقمان حکیم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دُور سے کوئی شخص آتا دکھائی دِیا، آپ کچھ مطمئن ہوئے مگر جلد ہی وہ نظروں سے اَوجھل ہو گیا، پھر آپ کو ایک آواز سُنائی دی: اَنْتَ لُقْمَان کیا تم لقمان ہو؟ کہا: جی ہاں! میں لقمان ہوں۔ پوچھا: حکیم لقمان؟ کہا: **لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔** پوچھنے والے نے پھر پوچھا: تمہارے بیٹے نے کیا کہا ہے؟ حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ سامنے کیوں نہیں آتے؟ آواز آئی: میں جبریل ہوں، میں صِرْف نبیوں اور فرشتوں کو دِکھائی دیتا ہوں۔ کہا: اگر آپ جبریل ہیں، تب تو آپ ہمارے حال سے واقِف ہوں گے؟ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے ایک شہر پر عذاب نازِل کرنے کے لئے بھیجا تھا، جب میں وہاں پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ تم دونوں بھی اس شہر کی طرف بڑھ رہے ہو، چنانچہ میں نے اللہ پاک سے دُعا کی: یا اللہ پاک! ان دونوں کو اس شہر میں داخل ہونے سے روک دے، میری دُعا قبول ہوئی اور تمہارا بیٹا تکلیف میں مبتلا ہو گیا، اگر ایسا نہ ہوتا اور تم شہر میں داخِل ہو جاتے تو تم بھی شہر والوں کے ساتھ عذاب میں گرفتار ہو جاتے۔ (1)

اللہ! اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** معلوم ہوا؛ ہمارے ساتھ جو بھی ہوتا ہے، بہتر ہی ہوتا ہے، اللہ پاک ہمیں جس حال میں بھی رکھتا ہے، وہی حال ہمارے حق میں بہتر ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی رِضا میں راضِی رہیں، کبھی بھی دِل میلا نہ کریں، نہ ہی زبان پر شکوہ لایا کریں۔

323

1 ... الرضا عن اللہ بقضائہ لابن ابی الدنیا، حکایات عن الراضین، صفحہ: 62-63۔

اللہ پاک نے سب کو کمال ہی عطا فرمایا ہے

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیۡہِمَا السَّلَام فِرْعَون کے پاس، اسے نیکی کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے کر گئے تو فرعون نے پوچھا:

فَمَنۡ رَّبُّكُمَا يٰمُوۡسٰى ﴿۴۹﴾ (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:49)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اے موسیٰ! تو تم دونوں کا ربّ کون ہے؟

اس کے جواب میں حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے فرمایا:

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی كُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾ (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:50)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: موسیٰ نے فرمایا: ہمارا ربّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خاص شکل و صورت دی پھر راہ دکھائی۔

مُفَسِّرِینِ کرام نے اس آیت کی جو وَضَاحت فرمائی، اس کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ رَبّ وہ ہے جس نے ہر چیز کو ایک خاص مقصد کے تحت، مَخْصُوص صلاحیت پر پیدا فرمایا، پھر ہر چیز کو اس کے کام کے مطابق صُورت بھی عطا فرمائی، پھر ہر چیز کو اُس کی صلاحیت اور کام کے مطابق اَسْباب بھی عطا فرما دیئے اور ساتھ ہی ساتھ اُن اَسْباب کو استعمال میں کیسے لانا ہے، اس کی ہدایت بھی فرمادی۔ مثلاً اللہ پاک نے آنکھ دیکھنے کے لئے پیدا فرمائی، اس میں دیکھنے کی صلاحیت بھی رکھی، کان سُننے کے لئے پیدا فرمائے، کانوں کو اُن کے کام کے مطابق شکل و صُورت بھی عطا فرمائی اور سُننے کی صلاحیت سے بھی نوازا، پھر کمال یہ کہ ہر چیز کا ایک خاص مقصد ہے، اور ایک خاص کام ہے، کان سُنتے ہیں، دیکھ نہیں سکتے، آنکھ دیکھتی ہے، سُن نہیں سکتی، اسی طرح کائنات کی ہر چیز اپنے ایک جُدا مقصد کے

تحت، اپنے علیحدہ کام کے لئے بنائی گئی، ہر چیز کو اس کی صلاحیت اور کام کے مطابق شکل و صُورت بھی دے دی گئی، اَسْبَاب بھی مہیا فرما دیئے اور اُن اَسْبَاب کو استعمال کرنے کی ہدایت بھی عطا فرمادی۔ [1]

امام شَعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ اس آیت کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ اللہ پاک نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق جس کو جو عطا فرمایا ہے، اُس کے لئے کمال وہی ہے ❁ نبیوں کو نبوت عطا فرمائی اُن کے حق میں نبی ہونا کمال ہے ❁ وَلِیّوں کو وِلایت عطا فرمائی اُن کے حق میں وِلایَت کمال ہے ❁ عُلَمَا کو عِلْم عطا فرمایا، اُن کے حق میں عِلْم کمال ہے، غرض جس کو جو بھی عطا ہوا، اُس کو کمال ہی عطا ہوا۔ [2]

اس کو یوں سمجھ لیجئے کہ اللہ پاک کی بارگاہ سے جس کو جو بھی مِلا ہے، 100 فیصد ہی مِلا ہے، کسی کو بھی کم نہیں دیا گیا، ہاں! ہر ایک کا 100 فیصد اُس کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق ہے۔ مثال کے طَور پر ایک نَرْسَری کلاس کا طالبِ عِلْم ہے، اسے نَرْسَری میں 100 فیصد نمبر دیئے جائیں تو وہ کس کلاس میں پہنچے گا؟ پَرَیپ میں۔ اسی طرح ایک ***B.A*** کا طالبِ عِلْم ہے، اسے 100 فیصد نمبر دیئے جائیں تو وہ کونسی کلاس میں پہنچے گا؟ ***M.A*** میں۔ یہ فرق کیوں؟ دونوں کو 100 فیصد ہی نمبر ملے تو ایک پریپ میں اور دوسرا ***M.A*** میں کیوں پہنچا؟ بالکل واضح بات ہے، نمبر اگرچہ دونوں کو برابر (یعنی 100 فیصد) ملے مگر دونوں کی صلاحیت مختلف تھی، دونوں کی قابلیت مختلف تھی، بالفرض اگر نَرْسَری والے کو

1 … روح المعانی، پارہ:16، سورۂ طٰہٰ، تحت الآیۃ:50، جز:16، جلد:8، صفحہ:683 بتغیر قلیل۔
2 … انوار القدسیہ فی بیان آداب العبودیہ، صفحہ:30۔

100 فیصد نمبر ملنے پر ***M.A*** میں بٹھا دیا جاتا یا ***B.A*** والے کو 100 فیصد نمبر ملنے پر پریپ میں بٹھا دیا جاتا تو دونوں اپنا توازُن کھو بیٹھتے، دونوں اَن بیلنس ہو جاتے۔

اسی طرح دُنیا میں اللہ پاک نے ہر ایک کو کمال ہی عطا فرمایا، جو امیر ہے، اُسے بھی 100 فیصد مِلا اور جو غریب ہے، اسے بھی 100 فیصد ہی مِلا، البتہ ہر ایک کی قابلیت جُدا ہے، ہر ایک کی طاقت جُدا ہے، اگر غریب کو 150 فیصد دے کر اُسے امیر کر دیا جاتا یا امیر کو 50 فیصد دے کر غریب کر دیا جاتا تو دونوں اپنا توازُن کھو بیٹھتے، دونوں اَن بیلنس ہو جاتے مگر قربان جایئے! اللہ رَبُّ العالمین ہے، اُس نے ہر ایک کو 100 فیصد ہی عطا فرمایا اور جس کو جو کچھ عطا فرمایا، اس کے حق میں وہی کمال ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: میرے کچھ بندے وہ ہیں جن کے حق میں غُربت ہی بہتر ہے، اگر میں اُن کو امیر بنا دیتا تو اُن کا حال بگڑ جاتا اور بعض بندے وہ ہیں، جن کے حق میں امیر ہونا ہی بہتر ہے، اگر میں اُنہیں غریب بناتا تو اُن کا حال بگڑ جاتا۔[1]

اس کا تو اندھا ہونا ہی بہتر ہے

اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک مرتبہ نہر کے قریب سے گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ بچے نہر میں نہا رہے ہیں ان کے ساتھ ایک نابینا (***Blind***) بچہ بھی تھا جسے وہ پانی میں غوطہ دے کر دائیں بائیں بھاگ جاتے اور وہ انہیں تلاش کر تا رہتا مگر کامیاب نہ ہو تا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کے حال پر رَحم آیا، آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا

323

1...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، جلد:5، صفحہ:314، تحت الحدیث:2459۔

کی: یااللہ پاک! اس کو بھی آنکھیں عطا فرما۔ اللہ پاک نے آپ کی دُعا قبول فرمائی اور اس بچے کو آنکھیں عطا فرمادیں جب اس نے آنکھیں کھولیں اور بچوں کو دیکھا تو ایک بچے کو پکڑ کر پانی میں اس قدر غوطے دیئے کہ وہ مر گیا پھر دوسرے کو پکڑا اور اسے بھی غوطے دیکر قتل کر دیا، یہ منظر دیکھ کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو دُکھ ہوا اور آپ نے دُعا کی: یااللہ پاک! یہ تو نابینا ہی بہتر تھا۔ چنانچہ اُس کی آنکھیں دوبارہ لے لی گئیں۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! جب اللہ پاک نے ہر ایک کو کمال ہی عطا فرمایا، رَبِّ کریم کی بارگاہ سے جسے جو مِل رہا ہے، 100 فیصد ہی مِل رہا ہے، ہر ایک جس حال میں ہے، وہی حال اس کے حق میں بہتر ہے تو بتایئے! شکوے شکایت کی گنجائش ہی کیا رِہ جاتی ہے، شکوہ تو تب ہوتا، جب ہمارے ساتھ نااِنْصافی ہو رہی ہوتی، نااِنْصافی تو ہوئی ہی نہیں، ہر ایک کو کمال ہی عطا کیا گیا، ہر ایک کو اس کی قابلیت اور صلاحیت کے مطابق بہتر حالت ہی میں رکھا گیا تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اس پر راضی رہیں، اس کے باوُجُود بھی جو اللہ پاک کی رِضا میں راضی نہیں ہے، شکوے کرتا ہے، وہ تو گویا یہ چاہتا ہے کہ آنکھ سُنے اور کان دیکھے، جبکہ یہ واضح جہالت ہے، کان دیکھنے کے لئے نہیں سننے کے لئے ہیں، آنکھ سننے کے لئے نہیں بلکہ دیکھنے کے لئے ہے، لہٰذا اللہ پاک نے جسے جہاں رکھا، جس حال میں رکھا، اسے چاہئے کہ اسی پر راضی رہے، کبھی بھی زبان پر شکوہ شکایت نہ لائے۔

راضی بہ رِضا رہنے والوں کے لئے خوشخبری

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طُوْبٰی لِمَنْ هُدِیَ

1 ... آنسوؤں کا دریا، صفحہ: 252 خلاصۃً۔

لِلْاِسْلَامِ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا وَرَضِیَ بِهٖ یعنی خوشخبری ہے اس کے لئے جس کو اسلام کی ہدایت دی گئی، قدرِ کفایت رِزْق دیا گیا اور وہ اس پر راضی ہے۔(1)

قبروں سے اُڑ کر جنّت میں داخِل ہونے والے

ایک حدیثِ پاک میں ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ پاک میری اُمّت کے ایک گروہ کو پَر عطا فرمائے گا، جن کے ذریعے وہ اپنی قبروں سے اُڑ کر جنّت میں چلے جائیں گے اور وہاں جیسے چاہیں گے لطف اندوز ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے: کیا تم حساب دے چکے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نے حساب نہیں دیا۔ فرشتے پھر پوچھیں گے: کیا تم پُل صراط سے گزر چکے ؟ وہ جواب دیں گے: ہم نے پُل صراط نہیں دیکھا۔ پھر فرشتے پوچھیں گے: کیا تم نے جہنم کو دیکھا؟ وہ کہیں گے: ہم نے کسی چیز کو نہیں دیکھا۔ تب فرشتے ان سے کہیں گے: تم کس کی امت میں سے ہو؟ وہ خوش بخت جنتی کہیں گے: ہم امام الانبیا، حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں۔ فرشتے کہیں گے: ہم تمہیں اللہ پاک کی قسم دیتے ہیں، بتاؤ دنیا میں تمہارے کیا اعمال تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہماری 2 عادتیں تھیں، جن کی وجہ سے ہم اللہ پاک کے فضل و کرم سے اس مرتبے کو پہنچے: (1): ہم تنہائی میں بھی اللہ پاک کی نافرمانی سے حیا کرتے تھے اور (2): ہم اللہ پاک کے عطا کردہ تھوڑے رِزْق پر راضی رہتے تھے۔(2)

اللہ اکبر! **اے عاشقانِ رسول!** اندازہ کیجئے! قیامت کا 50 ہزار سالہ دِن، لوگ قبروں

1 ... احیاء العلوم، جلد:5، صفحہ:159، ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:561، حدیث:2349 مفہوماً۔
2 ... قوت القلوب، شرح مقام التوکل ووصف احوال المتوکلین، جلد:2، صفحہ:65۔

www.dawateislami.net

سے اُٹھ کر میدانِ محشر کا رُخ کریں گے، آہ! وہ دہکتی ہوئی تانبے کی زمین، سوا میل پر رہ کر آگ برساتا سُورج، انتہا کی گرمی، پھر نامۂ اَعْمال ہاتھوں میں دِیا جانا، حساب کتاب کا معاملہ، پھر پُل صراط سے گزرنے کا مرحلہ، پُل صراط بھی کیسا؟ بال سے باریک، تلوار کی دھار سے تیز، 1500 سال کی راہ، اِدھر لوگ ایسی ہولناک مَشَقَّتوں میں مبتلا ہوں گے اور اُدھر اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے والے، تنہائی میں بھی رَبِّ کریم کی نافرمانی سے بچنے والے قبروں ہی سے اُڑ کر جنّت میں پہنچ جائیں گے، نہ میدانِ محشر کی گرمی دیکھیں گے، نہ حساب کتاب، نہ پُل صراط...!! سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! یہ کیسے خوش نصیب ہوں گے۔ کاش! ہم بھی ایسے ہو جائیں، کاش! ہم بھی اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے والے، خَلْوت و جلوت میں گُناہوں سے بچنے والے، اپنے رَبِّ کریم کے فرمانبردار بندے بن جائیں۔

اللہ پاک کو راضی کرنے کا طریقہ

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی طرف سے بندے کو آخرت میں جو انعامات عطا کئے جائیں گے، ان میں سب سے بڑا اور انتہائی درجے کا انعام یہ ہے کہ اللہ پاک بندے سے راضی ہو جائے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ (پارہ:10، سورۂ توبہ:72)	ترجَمہ کنزُالعرفان: اور اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے۔

یعنی جنت کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت یہ ہو گی کہ اللہ پاک جنتیوں سے راضی ہو گا، کبھی ناراض نہ ہو گا۔[1]

323

1... تفسیر خازن، پارہ:10، سورۂ توبہ، تحت الآیۃ:72، جلد:2، صفحہ:261۔

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک اَہْلِ ایمان پر تَجَلّی فرمائے گا اور حکم ہو گا: مجھ سے مانگو! اس پر جنّتی عرض کریں گے: یا اللہ پاک! ہم تیری رِضا چاہتے ہیں۔ (1)

دیکھئے! جنّتی جنّت میں پہنچ کر، رَبِّ کریم کی تجلی دیکھ کر بھی اُس کی رِضا مانگیں گے، معلوم ہوا؛ اللہ پاک کی رِضا ملنا یہ آخرت کے انعامات میں سب سے بڑا انعام ہے اور یہ ملتا کیسے ہے؟ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (آخرت کا سب سے بڑا انعام) اسی صُورت میں ملتا ہے کہ بندہ دُنیا میں اللہ پاک سے راضی رہے۔

ایک مرتبہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدْمت میں عرض کیا: اے اللہ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! اللہ پاک سے ایسا عَمَل پوچھئے کہ جب ہم وہ عَمَل کریں تو اللہ پاک ہم سے راضِی ہو جائے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں بنی اسرائیل کا مُدّعا پیش کیا، اس پر اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرما دیں! وہ مجھ سے راضِی رہیں، میں اُن سے راضی ہو جاؤں گا۔ (2)

شیخ ابو علی دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایک شاگرد فرماتے تھے: مجھے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک مجھ سے راضی ہے یا نہیں؟ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: جب میں رَبّ سے راضِی ہوتا ہوں تو وہ بھی مجھ سے راضِی ہوتا ہے۔ (3)

323

1… معجم اوسط، جلد: 1، صفحہ: 566، حدیث: 2084 ملتقطاً۔

2… احیاء العلوم، جلد: 5، صفحہ: 160۔

3… رسالہ قشیریہ، رضا کا بیان، صفحہ: 358۔

سیلاب رُک گیا...!!

کہتے ہیں: کسی گاؤں میں کوئی نیک بزرگ رہا کرتے تھے، سب لوگ اُن کی بہت عزّت کرتے تھے، اُن سے دُعائیں کروایا کرتے تھے، اس گاؤں کے قریب سے ایک دریا گزرتا تھا، ایک مرتبہ یوں ہوا کہ دریا کا بَنْد ٹوٹ گیا، پانی نے گاؤں کا رُخ کیا، لوگ بہت پریشان ہوئے اور دوڑتے ہوئے نیک بزرگ کی خِدمت میں پہنچے، دُعا کے لئے عرض کیا، اُن نیک بزرگ نے فرمایا: جاؤ! سب لوگ پھاوڑے اور دیگر اوزار لے آؤ! سب لوگ جلدی سے پھاوڑے وغیرہ لے کر حاضِر ہو گئے، نیک بزرگ نے خود بھی ایک پھاوڑا اُٹھایا اور سب کو لے کر دریا کے قریب پہنچ گئے، لوگ سمجھ رہے تھے کہ دریا کا بند باندھنا ہے مگر اُن نیک بزرگ نے اس کا اُلٹ کیا، دریا کا بند باندھنے کی بجائے، جو باقی بچا تھا، اسے بھی توڑنا شروع کر دیا، یہ دیکھ کر لوگ بہت خفا ہوئے اور واپس پلٹ گئے۔ اب لوگوں کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا، سب خوف زدہ تھے، سیلاب سے بچنے کے لئے بال بچوں کو لے کر گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے، کافی دیر گزرنے کے بعد انہوں نے دیکھا: دریا کا پانی جو گاؤں کی طرف بڑھ رہا تھا وہ رُک گیا ہے اور وہ نیک بزرگ کندھے پر پھاوڑا رکھے واپس تشریف لا رہے ہیں۔ سب بڑے حیران ہوئے کہ آخر ماجرا کیا ہے؟ چھتوں سے اُتر کر جلدی سے نیک بزرگ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، پوچھا: عالی جاہ! ماجرا کیا ہے؟ سیلاب کیسے رُک گیا؟ فرمایا: میں بچا کھچا بند توڑ رہا تھا، غیب سے آواز آئی: اے بندے! کیوں توڑتا ہے؟ میں نے عرض کیا: یقیناً یہ بند اللہ پاک کی مشیّت ہی سے ٹوٹا ہے، لٰہذا جب اللہ پاک کی مشیّت

یہی ہے کہ دریا کا پانی گاؤں کی طرف چلا جائے تو میں اس پر راضی ہوں اور پانی کا راستہ کھول رہا ہوں۔ آواز آئی: اے بندے! جب تُو ہماری مرضی پر راضی ہے تو جا! ہم تیری مرضی کو پُورا کرتے ہیں۔ بس اسی سبب سے سیلاب رُک گیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ اگر ہم اللہ پاک کی رِضا میں راضی ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے اور اگر اللہ پاک ہم سے راضی ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بگڑی سنور جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو اُس کی رِضا پر راضی رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

ربّ کی رِضا میں راضی رہنے کے لئے کیا کریں؟

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے کی عادت اپنانے کے لئے بہت سارے طریقے اپنائے جاسکتے ہیں؛ مثلاً اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے کے فضائل پڑھیں، اللہ پاک کے نیک بندے جو ہمیشہ اُس کی رِضا میں راضی رہتے تھے، اُن کی سیرت پڑھیں (اس کے لئے **احیاء العلوم، جلد: 5** سے **رِضا کا بیان** پڑھنا مفید ہے)، اسی طرح تکلیف، مصیبت، پریشانی، غُربت وغیرہ پر ملنے والے ثوابات کا مطالعہ کریں (مثلاً شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **غریب فائدے میں ہے** اور **بیمار عابد** پڑھ لیجئے)۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہنے کا ذِہن بنے گا۔

12 دینی کاموں میں سے ایک کام: ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے، نیک نمازی بننے اور گناہوں

سے بچنے کا ذہن پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک کام ہفتہ وار رسالہ مطالعہ بھی ہے۔ دورِ حاضر کی برائیوں میں ایک بڑی برائی یہ بھی ہے کہ لوگ علمِ دین سے دور ہوتے جارہے ہیں، دینی کتابیں پڑھنے کا ذوق نہ ہونے کے برابر ہے، پہلے کے لوگ دینی کتابوں سے بہت دلچسپی رکھتے تھے، دن رات کتابیں پڑھتے تھے، لہٰذا ان کے پاس دینی معلومات بھی وافر ہوتی تھیں اور زندگی بھی پاکیزہ رہتی تھی۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی گھر گھر علمِ دین کی روشنی پہنچا رہی ہے، بانیٔ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خصوصیت ہے کہ آپ خود بھی علمِ دین کے بہت شوقین ہیں اور عاشقانِ رسول کو بھی دینی کتابیں پڑھنے کا شوق دلاتے ہیں آپ ہر ہفتے ایک دینی رسالہ پڑھنے کا فرماتے ہیں۔ مختصر رسالہ ہوتا ہے۔ چند منٹوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

آپ بھی پڑھا کیجئے! ان شاء اللہ الکریم! بہت فائدہ ہوگا، دینی معلومات بڑھیں گی۔ علمِ دین سیکھنے کا ثواب ملے گا، دینی کتاب پڑھنے سے دماغ بھی کُھلتا ہے نظر وسیع ہوتی ہے، حکمت ملتی ہے، سوچ پاکیزہ ہووتی ہے اور زندگی میں نکھار آجاتا ہے، جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق کتاب پڑھنے سے دماغی بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے۔

ہر ہفتے پابندی کے ساتھ ہفتہ وار رسالہ پڑھنے کی نیت کر لیجئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہفتہ وار رسالہ پڑھنے والوں کو مختلف دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں، ہم ہفتہ وار رسالہ پڑھیں تو کیا معلوم اللہ پاک کے نیک بندے، ولیِ کامل کی زبان سے

نکلی ہوئی دعا ہمارے حق میں قبول ہو جائے اور دنیا و آخرت میں بیڑا پار ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیرانِ پیر، حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادِر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کی رِضا پانے کے 2 آسان طریقے بتائے ہیں، آپ فرماتے ہیں: (1): جو شخص اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھے کیونکہ موت کی یاد دُنیوی مصیبتوں کو آسان بنا دیتی ہے (2): جس بات پر دِل میں شکوہ آئے، بندے کو چاہئے کہ اس بات پر شکوہ کرنے کی بجائے، اللہ پاک سے دُعا کرے، مثلاً کسی پر غُربت آگئی یا کوئی بیمار ہو گیا، اب اس کے دِل میں وَسْوَسے آتے ہیں تو اسے چاہئے کہ غربت یا بیماری کا شکوہ نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرے: یا اللہ پاک! مجھ سے غُربت دُور فرما دے، یا اللہ پاک! مجھے اس مرض سے شِفَا عطا فرما دے۔ یُوں اپنے دِل کو شکوہ شکایت کی بجائے، دُعا میں مشغول رکھے۔ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! دِل ہلکا ہو جائے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو رَبِّ کریم کی رِضَا میں راضِی رہنے کی توفیق بھی مِل ہی جائے گی۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ روحانی علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰه دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات کے ذریعہ تبلیغِ دین کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ ان میں سے ایک شعبہ "روحانی علاج" بھی ہے، جو شب و روز پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصْرُوفِ عمل

1... الفتح الربانی، صفحہ: 111۔

ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غمخواریِ اُمّت کے جذبے کے تحت اس شعبے کی طرف سے ہر ماہانہ لاکھوں بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جا رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مثلاً ساؤتھ افریقہ، امریکہ، اِنگلینڈ، بنگلہ دیش اور ہند وغیرہ میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتِ نماز (*Prayer Times*) ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام اوقاتِ نماز (*Prayer Times*) جاری کی ہے ❁ اس ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مقام کے اوقات اور سمتِ قبلہ معلوم کئے جاسکتے ہیں ❁ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل ❁ اذکار (روحانی علاج) ❁ مدنی چینل ریڈیو ❁ نماز کے اوقات میں موبائل کو سائلنٹ (*Silent*) کرنے کی سہولت اور اسلامی کیلنڈر موجود ہے۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کرلیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے جوتے پہننے کے چند مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶) ☆جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ☆پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا ☆اُتارتے وقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۴/۶۵، حدیث ۵۸۵۵) ☆مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے۔

﴿اعلان﴾

جوتے پہننے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

شافِعِ اُمَم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کافرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِمدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 13 جولائی 2023ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل

323

1 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

دورانیہ 15 منٹ

جوتے پہننے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆کسی نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابُوداود ۴/۸۴،حدیث:۴۰۹۹) ☆ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ☆(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال "میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔(سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆نیکوں میں شمار کئے جانے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق" نیکوں میں شمار کئے جانے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم اُس (کتاب) پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے (تیرے) رسول کی اتباع کی پس ہمیں (توحید ورسالت کی) گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے۔ (فیضانِ دعا، ص249)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اورآئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) ''مَرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے

اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیرومُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کھِل کھِلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجا لائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع

میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تااشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی ؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے،یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کانیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم ازکم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یاامام مسجد،مؤذِن،خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسلہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد